

TEHQEEQI PAMPHLET NO. 7

غیر صحابہ میں رضی

غیر صحابہ کے لیے رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا
استعمال کرنے کی شرعی حیثیت

ABOUT US

Abde Mustafa Official, a team from Ahle Sunnat Wa Jama'at
Our motto : Serving Quraano Sunnat, preaching Ilme Deen and
to reform people.

This team came into existence in the year 2012 and in very
few years this team did a lot of acts.

There is also a special place of Abde Mustafa Official on
social media networking sites.

Lots of people from all over the world are connected to us
via Facebook, WhatsApp, Instagram, Telegram, YouTube and
Blogger.

Abde Mustafa Official



ABDE MUSTAFA OFFICIAL

abdemustafaofficial.blogspot.com

غیر صحابہ کے لیے رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا استعمال

کہا جاتا ہے کہ صرف صحابہ کرام کے نام کے ساتھ "رضی اللہ تعالیٰ عنہ" کا استعمال کرنا چاہیے اور کسی کے لیے یہ کلمات استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔ یہ بات عوام میں تو مشہور ہے ہی، ساتھ ہی ساتھ بد مذہبوں کی طرف سے بھی اسے بہ طور اعتراض پیش کیا جاتا ہے۔ درست یہ ہے کہ صحابہ کرام کے علاوہ بھی ان کلمات کا استعمال کیا جاسکتا ہے اور اسے ثابت کرنے کے لیے ہمارے پاس کئی دلائل ہیں۔ اس رسالے میں اس مسئلے پر تفصیلی کلام کیا گیا ہے۔ ہم نے کئی علمائے اہل سنت کی تحقیقات کو اس میں جمع کیا ہے جن کے مطالعے کے بعد قارئین پر یہ مسئلہ بالکل واضح ہو جائے گا۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ (٧) جَزَاءُ لَهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ذَٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ (٨) (سورة البينة، 7، 8)

"بے شک جو ایمان لائے اور انھوں نے اچھے کام کیے وہی تمام مخلوق میں سب سے بہتر ہیں۔ ان کا صلہ ان کے رب کے پاس بسنے کے باغات (جنت میں) ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، اللہ ان سے راضی ہو اور وہ اس سے راضی ہوئے، یہ صلہ اس کے لیے ہے جو اپنے رب سے ڈرے۔"

خازن میں ہے: اللہ عزوجل ان کی اطاعت اور اخلاص سے راضی ہو اور وہ اُس کے کرم اور اس کی عطا سے راضی ہوئے، یہ عظیم بشارت اس کے لیے ہے جو دنیا میں اپنے رب سے ڈرے اور اس کی نافرمانی سے بچے۔

(خازن، البینۃ، تحت الآیۃ: ٨، ملتقطاً)

تفسیر صراط الجنان میں ہے: ہر ولی اور بزرگ کو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہہ سکتے ہیں، یہ لفظ صحابہ کرام کے ساتھ خاص نہیں۔ اس آیت میں یہ مضمون صاف موجود ہے۔

(تفسیر صراط الجنان، تحت الآیۃ ہذا)

امام اہل سنت، اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں کہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو تو کہا ہی جائے گا ائمہ و اولیاء و علمائے دین کو بھی کہہ سکتے ہیں۔ کتاب مستطاب ہجرت الاسرار شریف و جملہ تصانیف امام عارف باللہ سیدی عبدالوہاب شعرانی وغیرہ اکابر میں یہ شائع و ذائع ہے۔ تنویر الابصار میں ہے:

يستحب الترضي للصحابة والترحم للتابعين ومن بعدهم من العلماء والاختيار وكذا يجوز عكسه على الراجح

(در مختار شرح تنویر الابصار مسائل شتی، مطبع مجتہبائی دہلی، 2/350)

"صحابہ کرام کے اسمائے گرامی کے ساتھ "رضی اللہ تعالیٰ عنہ" کہنا یا لکھنا مستحب ہے تابعین اور بعد والے علمائے کرام اور شرفاء کے لیے "رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ" کہنا یا لکھنا مستحب ہے اور اس کا الٹ بھی راجح قول کی بنا پر جائز ہے یعنی صحابہ کرام کے ساتھ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور دوسروں کے ساتھ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔"

(فتاویٰ رضویہ، ج 23، ص 388)

حضرت علامہ مفتی امجد علی اعظمی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ بزرگان دین کے نام کے ساتھ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنا اور لکھنا جائز ہے، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ اس کی خصوصیت ثابت نہیں، قرآن مجید میں صحابہ کرام اور ان کے تابعین سب کے لیے فرمایا گیا رضی اللہ تعالیٰ عنہم قال اللہ تعالیٰ والسبقون الاولون من... الآیۃ

صاحب ہدایہ کے تلامذہ نے جہاں ان کا خاص قول "ہدایہ" میں ذکر کیا یوں کہا "قال رضی اللہ عنہ" یعنی مصنف رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا اور دیگر کتب میں اکثر جگہ ائمہ کے اسماء کے ساتھ رضی مکتوب و مذکور ہے۔ واللہ اعلم

(فتاویٰ امجدیہ، ج 4، ص 345)

علامہ مفتی جلال الدین احمد امجدی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ رضی اللہ عنہ کا دعائیہ جملہ صحابہ کرام کے ساتھ خاص نہیں غیر صحابہ کے نام کے ساتھ بھی اس کا استعمال جائز ہے۔ اسی لیے بزرگوں نے بڑے بڑے علما و مشائخ کے لیے بھی اس کو استعمال فرمایا ہے جیسا کہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اشعت اللغات جلد چہارم صفحہ 743 پر حضرت اویس قرنی کور رضی اللہ عنہ لکھا اور علامہ ابن عابدین شامی رحمہ اللہ نے رد المحتار جلد اول مطبوعہ دیوبند صفحات 35، 36، 137 اور صفحہ 42 پر حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھا اور مشکوٰۃ کے مصنف حضرت شیخ ولی الدین محمد بن عبد اللہ خطیب تبریزی نے مشکوٰۃ شریف کے مقدمے صفحہ 11 پر صاحب مصابیح علامہ ابو محمد حسین بن مسعود فرار بغوی کور رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھا اور علامہ شہاب الدین خفاجی نے نسیم الریاض جلد اول صفحہ 5 پر علامہ قاضی عیاض کور رضی اللہ عنہ لکھا اور حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کے نام کے ساتھ کئی جگہ یہ دعائیہ جملہ لکھا ہے جب کہ ان میں سے کوئی صحابی نہیں تو معلوم ہوا کہ غیر صحابی کے نام کے ساتھ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھنا اور کہنا جائز ہے یہاں تک کہ عام دیوبندی وہابی جو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صحابہ کے ساتھ خاص سمجھتے ہیں اور غیر صحابہ کور رضی اللہ عنہ کہنے پر لڑ پڑتے ہیں ان کے پیشوا مولوی قاسم اور مولوی رشید احمد گنگوہی کو بھی رضی اللہ عنہ لکھا گیا ہے جیسا کہ تذکرۃ الرشید جلد اول صفحہ 28 پر ہے مولانا قاسم صاحب مولانا رشید احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہما... الخ

ان تمام حوالہ جات سے روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ غیر صحابی کے نام کے ساتھ رضی اللہ عنہ کہنا جائز ہے۔

(فتاویٰ فیض الرسول، ج 2، ص 541)

آپ ایک جگہ اور لکھتے ہیں کہ غیر صحابہ کے لیے رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا استعمال کرنا جائز ہے جیسا کہ در مختار مع شامی جلد پنجم صفحہ 470 میں ہے:

يستحب الترضي للصحابة والترحم للتابعين ومن بعدهم من العلماء والاخبار وكذا يجوز عكسه على الراجح

(در مختار شرح تنویر الابصار مسائل شتی، مطبع مجتہبائی دہلی، 350/2)

"صحابہ کرام کے اسمائے گرامی کے ساتھ "رضی اللہ تعالیٰ عنہ" کہنا یا لکھنا مستحب ہے تابعین اور بعد والے علمائے کرام اور شرفاء کے لیے "رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ" کہنا یا لکھنا مستحب ہے اور اس کا الٹ بھی راجح قول کی بنا پر جائز ہے یعنی صحابہ کرام کے ساتھ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور دوسروں کے ساتھ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔"

حضرت علامہ احمد شہاب الدین خفاجی رحمۃ اللہ علیہ نسیم الریاض شرح شفا قاضی عیاض جلد سوم صفحہ 509 میں تحریر فرماتے ہیں

انبیاء کرام کے علاوہ ائمہ وغیرہ علماء و مشائخ کو غفران و رضا سے یاد کیا جائے اور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا جائے۔ (مخلصاً)

پھر علامہ جلال الدین احمد امجدی نے کئی حوالے پیش فرمائے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا استعمال صحابہ کے ساتھ خاص نہیں ہے۔

AM ABDE MUSTAFA (ایضاً، ص 426)

الحدیقة الندیة شرح الطریقة المحمدیة میں ہے:

صحابہ کرام کے ناموں کے ساتھ رضی اللہ عنہ اور تابعین عظام، ان کے بعد والے علمائے کرام، عبادت گزاروں اور تمام اولیاء کرام کے ناموں کے ساتھ رحمۃ اللہ علیہ کہنا مستحب ہے۔

سوال: کیا اس کے برعکس بھی ہو سکتا ہے؟ یعنی اولیاء و علماء کے لیے رضی اللہ عنہ اور صحابہ کرام کے لیے رحمۃ اللہ علیہ کہہ سکتے ہیں؟

جواب: بعض علمائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "ایسا کرنا جائز نہیں بلکہ رضی اللہ عنہ صحابہ کرام کے ساتھ خاص ہے اور ان

کے علاوہ باقی سب کے ساتھ رحمۃ اللہ علیہ کہا جائے گا جبکہ حضرت سیدنا امام نووی علیہ الرحمہ (متوفی ۷۰۷ھ) فرماتے ہیں: "یہ صحیح

نہیں، بلکہ صحیح وہی ہے جو جمہور علمائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کا موقف ہے کہ ایسا کہنا مستحب ہے اور اس کے بے شمار دلائل ہیں۔

(الحدیقة الندیة شرح الطریقة المحمدیة، اردو ترجمہ بنام اصلاح اعمال، ص 99)

علامہ مفتی عبدالمنان اعظمی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

فتاویٰ کی مشہور کتاب در مختار میں اسے جائز لکھا گیا ہے، علامہ قاضی عیاض نے ائمہ، تابعین و علماء وغیرہ کے ساتھ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے استعمال کو جائز لکھا ہے، امام نووی نے امام بخاری و مسلم کو رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھا ہے (شرح مسلم)، مشکوٰۃ میں صاحب مصابیح کو رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھا گیا ہے، علمائے تفسیر میں امام طبری و امام نسفی دونوں کے لیے رحمۃ اللہ علیہ اور رضی اللہ عنہ لکھا ہوا ملے گا، اگر ڈھونڈ جائے تو ایسے ناموں کی لائن لگ جائے گی، صوفیائے کرام کے تذکروں میں یہ کثرت سے ملتا ہے اور دیوبندیوں نے بھی اپنے اکابرین کے لیے کئی مقامات پر یہ کلمات استعمال کیے ہیں۔

(ملخصاً: فتاویٰ بحر العلوم، ج 1، ص 124)

ایک اور مقام پر آپ لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں کے ساتھ رحمۃ اللہ علیہ اور رضی اللہ عنہ لکھا جاسکتا ہے اور قرآن پاک کی آیت سے یہی معلوم ہوتا ہے (پھر آپ نے سورۃ البینۃ کی وہی آیات لکھی ہیں جنہیں ہم نقل کر چکے ہیں)

(ایضاً، ج 5، ص 335)

علامہ مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ صحابہ کے علاوہ دیگر مشائخ و علماء کو رضی اللہ عنہ کہنا سلف اور خلف سے چلا آ رہا ہے، اور اس کا جواز قرآن مجید سے ماخوذ ہے۔ سورۃ توبہ میں فرمایا:

"اور سب میں اگلے اور پہلے مہاجر اور انصار جو بھلائی کے ساتھ ان کے پیرو ہوئے، اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے۔"

اس آیت میں مہاجرین و انصار کے ساتھ ساتھ بھلائی کے ساتھ قیامت تک ان کے متبعین کے لیے فرمایا اور دوسری آیات میں مطلقاً ہر نیک و صالح مومن کے لیے فرمایا اس لیے جو یہ کہتا ہے کہ رضی اللہ عنہ کا صیغہ صحابہ کرام کے ساتھ خاص ہے وہ قرآن مجید کے خلاف کہ رہا ہے۔

مذہبی کتابوں کے مطالعے سے یہ ظاہر ہے کہ ائمہ اعلام، مشائخ عظام نے سیکڑوں غیر صحابہ، علماء و مشائخ کے لیے رضی اللہ تعالیٰ عنہ استعمال فرمایا ہے۔ اگر خالی ان سب کو نام لے کر جمع کیا جائے تو کم از کم سو صفحے کی کتاب تیار ہو جائے۔ (پھر آپ نے سائل کی تسکین کے لیے چند حوالہ جات پیش فرمائے ہیں)

(فتاویٰ شارح بخاری، ج 1، ص 609)

ایک اور سوال کے جواب میں لکھتے ہیں کہ رضی اللہ عنہ صحابہ کرام کے لیے خاص نہیں بلکہ امت کے جمع صلحا کے لیے ہمیشہ سے استعمال ہوتا آیا ہے۔ خود قرآن میں متعدد جگہ صلحائے امت کے لیے یہ صیغہ وارد ہے۔

(فتاویٰ شارح بخاری، ج 3، ص 453)

علامہ مفتی محمد فضل کریم رضوی لکھتے ہیں کہ امام محقق علی الاطلاق وغیرہ اکابرین نے فرمایا ہے کہ کل ماکان ادخل فی الادب والجلال کان حسنا جو بات ادب و تعظیم میں دخل رکھتی ہو وہ اچھی ہے۔ قرآن مجید میں یہ صیغہ تمام نیک لوگوں کے لیے استعمال ہوا ہے۔

(ملخصاً)

(فتاویٰ شریعیہ، ج 2، ص 608)

حضرت علامہ مفتی اجمل قادری رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صرف صحابہ کرام کے ساتھ خاص نہیں بلکہ تابعین و تبع تابعین، ائمہ و مجتہدین، فقہاء و محدثین، اولیائے کرام و علمائے اعلام کے لیے بھی جائز ہے بلکہ مشائخ کا معمول ہے جیسا کہ تنویر الابصار و در مختار میں اس کی تصریح ہے۔ (ملخصاً)

(فتاویٰ اجملیہ، ج 3، ص 391)

علامہ مفتی محمد وقار الدین قادری رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ قرآن کریم میں ہے: اور جو بھلائی کے ساتھ ان کے پیرو ہوئے اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوئے۔ یہ جملہ جب کسی مسلمان کے لیے بولا جاتا ہے تو مقصود دعا ہوتا ہے لہذا مسلمان کے لیے یہ جملہ دعا کے طور پر استعمال کرنے میں کوئی ہرج نہیں۔ در مختار میں اسے جائز لکھا گیا ہے۔

(وقار الفتاویٰ، ج 1، ص 346)

علامہ مفتی محمد خلیل خان برکاتی لکھتے ہیں کہ علیہ الصلوٰۃ والسلام الفاظ بلاشبہ حضرات انبیاء کرام کے ساتھ مخصوص ہیں باقی الفاظ صحابہ کے ساتھ مخصوص ہیں اور نہ اولیائے کرام کے ساتھ بصورت دعا و نیت انشاء، رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرات اولیائے کرام علمائے عظام کے ساتھ بھی بولا جاتا ہے جیسا کہ رحمۃ اللہ علیہ اولیاء و علمادونوں پر البتہ رحمۃ اللہ علیہ کا لفظ صحابہ کرام کے ناموں کے ساتھ مسموع نہیں اور نہ معمول ہے۔

(فتاویٰ خلیلیہ، ج 1، ص 95)

ایک اور مقام پر آپ لکھتے ہیں کہ رضی اللہ عنہ صحابہ کے ساتھ خاص نہیں ہے بلکہ بزرگان ملت کے لیے بھی استعمال ہوتا چلا آ رہا ہے جیسا کہ مشکوٰۃ میں صاحب مصابح کور رضی اللہ عنہ لکھا گیا ہے اور بھی کئی مثالیں موجود ہیں (پھر آپ نے حوالہ جات نقل کیے ہیں)۔ (ملخصاً)

(ایضاً، ص 134)

مولانا محمد اجمل عطاری نے اپنی کتاب امام الاولیاء میں جیسے صفحات پر مشتمل ایک تحریر لکھی ہے جس میں کئی دلائل اور حوالہ جات پیش کیے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ اس کا استعمال صحابہ کرام کے ساتھ خاص نہیں بلکہ اولیاء و علما کے لیے بھی اس کا استعمال جائز ہے۔

(امام الاولیاء، ص 29 تا 34)

علامہ پروفیسر مفتی منیب الرحمن لکھتے ہیں کہ عرف عام میں چوں کہ صحابہ کرام کے اسم گرامی کے ساتھ رضی اللہ عنہ بولا اور لکھا جاتا ہے بلکہ تقریباً اس کا التزام کیا جاتا ہے، اس لیے یہ سمجھ لیا گیا ہے کہ شاید یہ صحابہ کرام کا لقب خاص ہے لیکن یہ نظریہ درست نہیں ہے، کیوں کہ قرآن مجید میں اس کا اطلاق مومنین صالحین کے لیے عام ہے۔ (پھر آپ نے آیات و دیگر حوالہ جات سے اسے ثابت کیا ہے)

(تفہیم المسائل، ج 3، ص 32 تا 36)

فتاویٰ مرکز تربیت افتاء میں ہے کہ بزرگان دین کے نام کے ساتھ رضی اللہ عنہ لکھنا جائز ہے۔ صحابہ کے ساتھ اس کی خصوصیت ثابت نہیں ہے بلکہ قرآن میں صحابہ اور ان کے تبعین کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔

(فتاویٰ مرکز تربیت افتاء، ج 2، ص 651)

حضرت علامہ فیض احمد اویسی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں کہ رضی اللہ عنہ کا استعمال صحابہ کے ساتھ خاص نہیں فلہذا غیر صحابہ کے لیے بھی جائز ہے۔ (پھر آپ نے در مختار، شامی، نسیم الریاض اور بھی کچھ حوالہ جات دیے ہیں)

(فتاویٰ اویسیہ، ص 402)

تاج الشریعہ، علامہ مفتی اختر رضا خان رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں کہ ترضی جس طرح صحابہ کے لیے جائز ہے اسی طرح غیر صحابہ کے لیے بھی روا ہے۔ اس کے جواز کی در مختار وغیرہ معتمد کتب میں تصریح ہے اور قرآن مجید میں علی العموم سب کے لیے مستعمل ہے۔

(فتاویٰ تاج الشریعہ، ج 1، ص 425)

ایک اور سوال کے جواب میں آپ نے تفصیل سے اس مسئلے کی تحقیق پیش فرمائی ہے اور کئی حوالوں سے اسے ثابت کیا ہے کہ یہ صحابہ کے ساتھ خاص نہیں ہے۔

(ایضاً، ص 471)

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں کہ یہ صحابہ کے ساتھ خاص نہیں غیر صحابہ کے لیے بھی کہہ سکتے ہیں۔

(فتاویٰ تاج الشریعہ، ج 2، ص 602)

علامہ غلام رسول سعیدی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ اس کا استعمال صحابہ کے ساتھ خاص نہیں ہے پھر آیات لکھنے کے بعد امام نووی کا قول نقل کرتے ہیں کہ تمام علمائے دین اور صالحین کے لیے رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور رحمۃ اللہ علیہ کہنا اور لکھنا چاہیے۔

(شرح مسلم للنووی)

امام رازی جہاں ائمہ مجتہدین کا ذکر کرتے ہیں وہاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھتے ہیں مثلاً امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا...

(تفسیر کبیر)

(شرح مسلم للسعیدی، ج 1، ص 277)

یہ کچھ حوالہ جات تھے جو ہم نے کتب اہل سنت سے پیش کیے ورنہ فرقہ بے باطلہ میں کثرت سے اس کا استعمال ملتا ہے کہ وہ اپنے اکابرین کے لیے رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھتے ہیں اور ان کی عوام اہل سنت پر اعتراض کرتی ہے۔ اگر تمام حوالہ جات کو جمع کیا جائے تو بقول علامہ مفتی شریف الحق امجدی "ایک سو صفحات سے زیادہ کی کتاب بن جائے گی" اور ہم نے اسے ایک مختصر رسالے کی شکل دینے کے لیے کئی حوالہ جات کو تفصیلاً نقل نہیں کیا اور عبارات بھی مکمل نقل نہیں کی گئی ہیں بلکہ خلاصہ لکھنے پر اکتفا کیا گیا ہے۔

اس رسالے میں جتنے حوالہ جات نقل کیے گئے ہیں، ان سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ غیر صحابہ کے لیے رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا استعمال نہ صرف جائز ہے بلکہ سلف و خلف میں رائج اور کتب میں مذکور ہے۔ اس کی تخصیص صحابہ کرام کے ساتھ ثابت نہیں بلکہ آیات قرآنی سے بھی یہی ماخوذ ہے کہ یہ تبعین صحابہ، صالحین و بزرگان دین کے لیے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔

عبد مصطفیٰ

OUR OTHER PAMPHLETS

